



## سوال

(235) نابالغ لڑکے کا نکاح بالغ لڑکی سے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسماة کا نکاح ہمراہ ایک شخص کے ہوا جب کہ فریقین بحالت نابالغی تھے۔ اسی اثناء میں مسماة مذکور کو اس کے خاوند کا ولی اپنے گھر لے گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بالغ ہو گئی اور اس کا خاوند ابھی تک نابالغ تھا۔ نابالغ خاوند کا باپ لڑکی کو ناجائز فعل پر مجبور کرتا رہا وہ مارو وغیرہ سے تنگ آکر اپنی بیوہ والدہ کے پاس چلی جاتی رہی۔ پھر خاوند کا باپ لڑکی والے گائوں میں آکر لوگوں کی منت سماجت کر کے پھر لے جاتا۔ اور اس کو فعل بد پر مجبور کرتا۔ اب وہ لڑکی کسی طرح اپنے خاوند کے باپ کے گھر جانے کو تیار نہیں خاوند نے اب دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ مگر شہادت نکاح کوئی نہیں۔ اگر دعویٰ خاوند مذکور کا خارج ہو جائے تو کیا وہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ اگر کر سکتی ہے تو کتنی عدت کی ضرورت ہے۔ کیا دوران مقدمہ نکاح کر سکتی ہے۔ (سی ڈی معرفت بالو عالم خان صاحب)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں مسماة مذکورہ کو اختیار فسخ حاصل ہے۔ اس وجہ سے کے بوقت نکاح وہ نابالغ تھی۔ عند الحنفیہ اس کی بھی ضرورت نہیں۔ والد نکاح کے فعل سے نکاح فسخ ہو گیا۔ اب اس کو اختیار ہے دوسری جگہ نکاح کر لے۔ بوجہ عدم ملاپ اصل خاوند کے عدت اس پر واجب نہیں۔

## شرفیہ

صورت مذکورہ میں عدالت میں مقدمہ دائر کر کے فیصلہ کرایا جائے خواہ خلع ہو یا ایسے طلاق خواہ حاکم فسخ کر دے۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ شناسیہ امرتسری](#)

جلد 2 ص 193



## محدث فتویٰ